صوبہ سندھ کے علماء کی تصنیفی و تحقیقی خدمات کا ایک جائزہ

An Analysis of the Contribution of Scholars of Sindh Towards Research and Publication

محمد ابراہیم[I] ڈاکٹر اکرام اللہ[II] ڈاکٹر جنید اکبر[III]

Abstract

The province of Sindh has some prominent features with respect to its historical back ground. It is known as Bāb-ul-Islām for it had been the gateway of Islām to sub contnent. In this province numerious Ṣūfīs, came and controlled the people to Islām. Similarly of Muslim Scholars established the religious institutes in different areas of Sindh. It is said that more than 500 institutes were functioned in District Thatta. The contribution of 'Ulāma in various fields are evident from their books in different languages. They are available in 'Arabic, Sindhi and almost in Urdu languages. The Sindh province is distinguished after the indepence of Pakistan. The services of 'Ulāma had broght an effective charges in society. So, in this article the research and publication made by the Sindhi Scholars have been presented in scholarly manners. Which shall not only familiarized the readers but shall also be a back for further research.

Keywords: Religious Scholars, Islamic Authors, Services, Role in Society

تمہید

علماء کرام کو حدیث میں انبیاء کا وارث بتلایا گیا ہے، کیونکہ انبیاء کرام کے بعد علمائے اسلام ہی اللہ کے پیغام واحکامات کو امت میں پہنچانے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ علماء جس علاقے میں بھی ہوں وہ دینِ اسلام کی اشاعت میں قوم کے رہنماء ہوتے ہیں، بعض علماء کرام ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی خدمات علاقائی حدود سے نکل کر امتِ مسلمہ کو محیط ہو جاتی ہیں۔ عصرِ

I پی ایچ ڈی سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلجئس سٹڈیز، ہری پور یونیورسٹی، ہری پور

II اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلجئس سٹڈیز، ہری پور یونیورسٹی، ہری پور

III اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلجئس سٹڈیز، ہری پور یونیورسٹی، ہری پور

حاضر میں نئی نسل کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے ضروری ہے کہ انہیں خاص کر ایسے علماء سے روشناس کروایا جائے جن کی خدمات علاقائی، لسانی اور فرقہ واریت سے آزاد سب کے لئے مشعلِ راہ ہیں، تاکہ ان کے تعارف اور ان کے علمی کاموں سے روشنی حاصل کر کے یہ نئی نسل علم و تحقیق کے میدان میں اپنے لئے راہِ عمل متعین کر سکے اور تحقیق میں وسعت کے معانی کو سمجھ سکے۔ زیرِ نظر مقالہ میں صوبہ سندھ [1] کے چند ان علماء کرام کا مختصر تعارف پیش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے جن کے قلم سے مختلف علوم وفنون میں تصانیف منصۂ شہود پر آئی ہیں، تاکہ ان سے استفادہ محققین کے لئے آسانیاں اور تحقیق کے نئے انداز پیدا کر سکے۔ یہ ایک اہم موضوع ہے۔ اس پر اس انداز سے پہلے کوئی تحقیقی کام نہیں ہوا ہے، اگرچہ الگ الگ طرح سے مختلف لوگوں نے مختلف کتابوں میں کچھ کام کیا ہے۔ جن کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

تذکرہ مشاہیر سندھ [2] : مولانا دین محمد وفائی کی یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے جس میں انہوں نے مشاہیر سندھ کا تذکرہ کیا ہے، لیکن اس میں انہوں نے صوفیاء کرام کے احوال ذکر کرنے کو ترجیح دی ہے۔

خدمات علماءِ سندھ اور جمیعت العلماء [3] : مولانا محمد رمضان پھلپوٹو نے اس کتاب میں سندھ کی سیاسی تاریخ میں علماء کے کردار کو واضح کیا ہے، جس کے ضمن میں سندھ کے علماء کرام کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

مشاہدات وتاثرات [4] : ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے اس کتاب میں علماء کرام سے متعلق اپنے مشاہدات وتاثرات بیان کیے ہیں، جن کے ذیل میں کئی علمائے سندھ کی علمی خدمات کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

سندھ کے اکابرین قادریہ کی علمی ودینی خدمات [5] : یہ تحقیقی مقالہ صاحبزادہ فریدالدین قادری کا ہے۔ اس مقالہ میں انہوں نے صرف اکابرینِ قادریہ کو موضوعِ بحث بنایا ہے، لیکن اس میں بھی سندھ کے علماء کا کچھ تذکرہ موجود ہے۔

تذکرہ مشائخ برکاتیہ [6] : ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی نے اس کتاب میں خانقاہ برکاتیہ مارہرہ (سلسلہ قادریہ) کے مشائخ کا تعارف پیش کیا ہے، جس میں سندھ کے چند علماء کا تعارف بھی شامل ہے۔

تذکرہ علمائے ہند [7] : مولوی رحمان علی کی اس کتاب میں بھی علمائے سندھ میں سے چند ایک کا تذکرہ ہے۔

فقہائے ہند [8] : یہ کتاب مولانا محمد اسحاق بھٹی کی ہے، آپ ۲۰۱۵ء میں اس دنیا سے رخصت ہوئے، یہ کتاب پرانے ایڈیشن کے مطابق سات جلدوں میں اور نئے ایڈیشن کے مطابق تین جلدوں پر مشتمل ہے، اس کتاب میں چونکہ مصنف نے ہر

مکتبِ فکر کے فقہائے ہند کا تذکرہ کیا ہے، جس میں صوبہ سندھ کے چند علماء کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

تذکرہ علماء و مشائخ پاکستان و ہند[9] : یہ کتاب محمد اقبال مجددی کی تصنیف ہے جو دو جلدوں پر مشتمل ہے، اس میں کثیر تعداد میں علماء و مشائخ کا تذکرہ ہے، لیکن صاحب کتاب نے صوفیاء کرام کو ترجیح دی ہے، چنانچہ سلسلہ چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ کے مشہور صوفیاء کرام کے مستند حالات زندگی پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں تصوف کا پہلو نمایاں ہے، لہٰذا علماء سندھ کی تصنیفی خدمات چیدہ چیدہ ذکر کی ہیں۔

علمائے ہند کا شاندار ماضی[10] : علامہ سید محمد میاں صاحب کی یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے، چونکہ محمد میاں صاحب تاریخ پر گہری نظر بھی رکھتے تھے، اس لئے اس کتاب میں علماء کے حالات زندگی کے ساتھ ساتھ تاریخی واقعات نے کتاب کا حجم بڑھادیا ہے البتہ اس کتاب میں بھی چند علماء سندھ کا تعارف موجود ہے۔

انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا[11] : سید قاسم محمود کے اس مرتب کردہ مجموعے میں بھی چند ایک علمائے سندھ کا تذکرہ موجود ہے۔

صوبہ سندھ کے علماء کی تصنیفی و تحقیقی خدمات

1. عبدالحفیظ حقانی: (۱۹۰۰ء تا ۱۹۸۵ء)[12]

آپ محلہ مداری دروازہ، بریلی[13] میں ۱۳۱۸ ھ کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت آنولہ میں ہوئی، قرآن پاک کی تعلیم مولانا حافظ محمد عیوض مرحوم سے حاصل کی، بعد ازاں والد ماجد سے فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۱۳ء میں والد ماجد کے ہمراہ ضلع فیض آباد[14] چلے گئے۔ مولانا مفتی عبدالحفیظ بے حد ذہین اور محنتی طالب علم تھے۔ ۱۷ سال کی عمر میں جملہ علوم و فنون کی تحصیل مکمل کرلی تھی۔

مفتی صاحب ۱۹۵۵ء میں ہندوستان سے ہجرت کر کے کراچی[15] تشریف لائے۔ جناح مسجد برنس روڈ کراچی میں مفتی و خطیب کے منصب پر مقرر ہوئے۔ پھر مدرسہ دارالعلوم مظہریہ آرام باغ کراچی کے شیخ الحدیث مقرر ہوئے، نومبر ۱۹۵۷ء کو مدرسہ انوار العلوم ملتان[16] میں بحیثیت شیخ الحدیث تشریف لے گئے۔ ۲۳ ذوالحجہ ۱۳۷۷ھ بمطابق جون ۱۹۸۵ء کو مولانا محمد عبدالحفیظ المعروف بہ مفتی آگرہ[17]، کا ملتان میں وصال ہوگیا۔ آپ کی تدفین ملتان کے معروف قبرستان ''حسن پروانہ'' میں ہوئی۔

تصانیف

تکمیل الایمان، السیوف الکلامیۃ لقطع الدعاوی الغلامیۃ، الحسنی والمزید لمحب التقلید، ریڈیو کے اعلان کا شرعی طریقہ، صیانۃ الصحابۃ عن خرافات بابا، مرزائیت پر تبصرہ خاتم النبیین کا صحیح مفہوم ہے۔ ان کے علاوہ بھی آپ کے دیگر رسائل موجود ہیں۔

أ. **تکمیل الایمان:** آپ نے اس رسالے میں مختصراً بریلوی مسلک کے عقائد بیان کیے ہیں۔

ب. **السیوف الکلامیۃ لقطع الدعاوی الغلامیۃ:** آپ کی یہ تصنیف رد قادیانیت پر مدلل کتاب ہے۔ اس میں آپ نے قادیانیت کے عقائد پر علمی و تحقیقی گفتگو کی ہے۔

ت. **الحسنی والمزید لمحب التقلید:** اس رسالے میں آپ نے تقلیدِ شخصی کے وجوب پر محققانہ گفتگو کی ہے۔

ث. **ریڈیو کے اعلان کا شرعی طریقہ:** رویئت ہلال کے بارے میں مشروط طور پر تائید فرمائی ہے، اسی کے ساتھ ایک دوسرا رسالہ، نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال تحریر فرمایا ہے، یہ دونوں رسالے غیر مطبوعہ ہیں۔

ج. **صیانۃ الصحابۃ عن خرافات بابا:** بابا خلیل داس نے چند چھوٹے چھوٹے بعض رسائل لکھے تھے، جن میں حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں سوء ظنی کا اظہار کیا گیا تھا، مفتی صاحب نے ان رسائل کی تردید فرمائی ہے۔

ح. **مرزائیت پر تبصرہ خاتم النبیین کا صحیح مفہوم:** یہ رسالہ مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور کی طرف سے شائع ہوا۔ اس میں آپ نے مرزائیوں کی طرف سے کی جانے والی "خاتم النبیین" کی غلط تاویلوں کا محققانہ جواب لکھا ہے۔

2. عبدالحامد بن شاہ حکیم عبدالقیوم بن حافظ فرید جیلانی: (۱۹۰۰ء تا ۱۹۷۰ء)[18]

آپ دہلی[19] میں پیدا ہوئے۔ محمد ذوالفقار حق تاریخی نام تجویز ہوا۔ آپ نے مولانا شاہ عبدالمقتدر بدایونی کے علاوہ مولانا محب احمد قادری بدایونی، مولانا حافظ بخش بدایونی، مولانا مفتی محمد ابراہیم بدایونی، مولانا مشتاق احمد کانپوری، مولانا واحد حسین اور مولانا عبدالسلام سے علم حاصل کیا۔ تکمیل کے بعد مدرسہ شمس العلوم، بدایون کے نائب مہتمم مقرر ہوئے اور مدرسہ کے انتظام اور انصرام اور ترقی میں کوشاں رہے۔ اسی زمانے میں تحریک خلافت شروع ہوئی تو مولانا عبدالباری فرنگی محلی نے لکھنؤ سے مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کو مولانا شاہ عبدالمقتدر بدایونی کی خدمت میں بدایوں بھیجا اور انہوں نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۰ھ بمطابق ۲۹ جولائی ۱۹۷۰ء کو تحریک پاکستان کے صف اول کے یہ مجاہد اور عالم باعمل

مولانا مفتی شاہ محمد عبد الحامد بدایونی قادری جناح ہسپتال کراچی میں انتقال فرما گئے۔آپ کی آخری آرام گاہ جامعہ تعلیمات اسلامیہ منگھو پیر روڈ کراچی کے احاطہ میں بنی۔

تصانیف

آپ نے ملکی اور ملی مشاغل کے باوجود قابل قدر تصانیف کا ذخیرہ یادگار چھوڑا، چند تصانیف کے نام یہ ہیں:

اُ. **تصحیح العقائد:** اس کتاب میں آپ نے عقائد اہل السنت پر تحقیقی گفتگو کی ہے۔

ب. **اسلام کا زراعتی نظام:** اس کتاب میں آپ نے اسلام کے زرعی نظام پر فقہ کی روشنی میں جدید معاصرانہ مسائل پر بھی محققانہ بحث کی ہے۔

ت. **اسلام کا معاشی نظام:** اس کتاب میں آپ نے اسلام کے معاشی نظام کو شرح وبسط سے بیان کیا ہے۔

ث. **حرمت سود یا فقہ:** اس کتاب میں آپ نے سود کی حرمت پر قرآن وحدیث سے تحقیقی گفتگو کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ سود کی تمام اقسام قرآن وحدیث سے ثابت ہیں۔ان کے علاوہ بھی آپ کی کئی دیگر کتب ہیں۔

3. محمد صاحبداد خان جمالی سندھی: (۱۸۹۸ء تا ۱۹۶۵ء)[20]

آپ بمقام لونی (مضافات سبّی، صوبہ بلوچستان) پیدا ہوئے۔آپ نے مولانا محمد یوسف سے مدرسہ قاسمیہ (گڑھی یاسین مضافات سکھر) میں علوم وفنون کی تحصیل کی۔ تحصیل علم کے بعد کچھ عرصہ رانی پور اور کچھ زمانہ سلطان کوٹ (مضافات سکھر) میں مدرس رہے۔ایک مدت تک قلات بلوچستان کے "قاضی القضاۃ" کے منصب پر فائز رہے تھے۔بعد ازاں حضرت پیر پگارا پیر سید محمد صبغت اللہ شاہؒ کے طلب فرمانے پر آپ پیر جو گوٹھ (ضلع خیر پور، میرس سندھ) تشریف لے گئے اور جامعہ "راشدیہ" میں صدر مدرس مقرر ہوئے، اور علم وفضل کے پیاسوں کو خوب سیراب کیا۔آپ ۲۹ اگست ۱۹۶۵ء کو اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔آپ کی تدفین سلطان کوٹ، مضافات شکار پور میں ہوئی۔

تصانیف

آپ نے کئی کتب کی تصنیف فرمائی ہے، لیکن میسر صرف درج ذیل ہیں:

اُ. **القول المقبول فی عظمۃ قول اللہ والرسول:** یہ رسالہ دراصل آپ کا ایک تفصیلی فتویٰ ہے جس میں آپ نے لاؤڈ سپیکر کی آواز پر امام کی پیروی کرتے ہوئے ادا کیے جانے والے افعال کے درست نہ ہونے کو بیان کیا ہے۔

ب. **الهام القدیر فی مسئلۃ التقدیر:** اس کتاب میں آپ نے مسئلہ تقدیر کی توضیح اور تقدیر سے متعلق شکوک و شبہات کا تحقیقی جواب دیا ہے۔

ت. **سبیل النجاح فی مسائل العیال وا لنکاح:** اس کتاب میں آپ نے نکاح اور طلاق کے مسائل کے علاوہ عائلی قوانین پر تحقیقی تبصرے لکھے ہیں۔

4. محمد اسحاق جان بن محمد اسماعیل بن خواجہ عبدالرحمٰن: (۱۹۱۳ء تا ۱۹۷۶ء)[21]

آپ شہر حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔آپ کا تعلق سرہندی خاندان سے ہے، جس کا سلسلہ نسب امام ربانی مجدد الف ثانی کے واسطے سے حضرت ابو بکر صدیقؓ سے جاملتا ہے۔آپ نے مولانا حاجی عبدالرحیم دل، مولانا غلام حیدر شاہ خیر پوریؒ مولانا غوث محمد اور مولانا عطاءاللہ سے قرآن مجید، حدیث نبوی، فقہ حنفی اور علوم اسلامی کی تکمیل کی۔ان کے علاوہ آپ کے عالم وفاضل باپ مولانا آقا محمد اسماعیل جان روشن سرہندی نے خصوصی توجہ دی۔اپنے والد محترم کی آغوش شفقت میں علوم باطنی کے اسرار و نکات سے آگہی حاصل کی اور اپنے والد مکرم کے دست مبارک پر بیعت کی۔آپ ۱۹۷۶ء کو اس دارِ فانی سے رخصت ہو گئے۔

تصانیف

اَ. **بنات الرسول ﷺ:** عام طور پر خطباء و علماء کے طرز سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ایک ہی صاحبزادی ہے، یعنی حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراءؓ کا تذکرہ ہی زبانِ زدِ عام ہے لیکن آنحضرت ﷺ کی باقی صاحبزادیوں کے نام، احوال اور تذکروں سے اکثر و بیشتر صرفِ نظر کیا جاتا ہے۔اس کتاب میں آپ نے آنحضرت ﷺ کی چاروں صاحبزادیوں بی بی زینبؓ، بی بی ام کلثومؓ، بی بی رقیہؓ اور بی بی فاطمۃ الزہراؓ کے حالات، نکاح، ازواجی زندگی، اولاد، وفات وغیرہ جیسے اہم واقعات کو تاریخی حقائق کی روشنی میں مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا ہے۔

ب. **برتھ کنٹرول:** آبادی کے بڑھتے ہوئے تناسب سے برتھ کنٹرول ایک اہم موضوع ہے، اس موضوع پر اسلامی شریعت کے احکامات کو تفصیل سے اس کتاب میں بیان کیا ہے۔

5. سید زوار حسین شاہ بن سید احمد حسین: (۱۹۱۱ء تا ۱۹۸۰ء)[22]

آپ دہلی میں پیدا ہوئے اور کراچی کے جلیل القدر صوفیاء کرام کے علاوہ فقہاء کرام سے روابط تھے۔آپ نے دہلی میں

مختلف حضرات سے عربی زبان وادب کی تعلیم حاصل کی۔اور آخر میں مفتی کفایت اللہ دہلوی سے فقہ وحدیث کی تکمیل کی۔ آپ ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ کو کراچی میں ہزاروں مریدین کو چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے دنیا سے رخصت ہوگئے۔

تصانیف

أ. **عمدۃ الفقہ:** فقہی کتابوں کے بکثرت مطالعہ نے ان میں اچھاخاصہ فقہی ملکہ پیدا کر دیا تھا۔اس کا مشاہدہ آپ کی کتاب "عمدۃ الفقہ" سے کیا جاسکتا ہے۔اس کی تین ضخیم جلدیں کتاب الایمان، کتاب الطہارۃ اور کتاب الصوم شائع ہو چکی ہیں۔

ب. **زبدۃ الفقہ:** عمدۃ الفقہ کی طوالت کے پیش نظر بعد میں اس کی تلخیص بنام "زبدۃ الفقہ" مرتب فرمائی اور اس کی دو جلدیں شائع ہوئیں۔

ت. **سوانح مجدد الف ثانی:** فقہ کے ساتھ ساتھ مرحوم نے "مجدد الف ثانی" پر ایک ضخیم کتاب تالیف فرمائی، جس میں آپ کے حالات اور سوانح اور ان کے خلفاء کے تذکروں کے علاوہ تعلیمات مجددیہ کو بڑی تفصیل سے قلمبند فرمایا۔اور حضرت خواجہ معصوم کے مکتوبات کی تینوں جلدوں کو اردو میں منتقل کرایا۔

ث. **عمدۃ السلوک:** سلوک وتصوف پر "عمدۃ السلوک" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔

6. محمد خلیل خان بن عبدالجلیل خان بن اسماعیل خان: (۱۹۲۰ء- ۱۹۸۵ء)[23]

آپ ضلع علی گڑھ (بھارت) میں پیدا ہوئے۔آباؤاجداد کا زیادہ رجحان فوجی ملازمت کی طرف تھا۔جبکہ آپ کا نانا مولانا عبدالرحمان خان ایک جید عالم دین اور حضرت علامہ المفتی لطف اللہ خان علی گڑھ کے تلمیذ رشید تھے۔ان کے ایماء پر آپ نے دینی تعلیم کا آغاز کیا۔آپ نے مولانا مفتی امجد علی اعظمی سے علم حدیث وفقہ میں سند فراغت حاصل کی۔آپ نے ۱۹۵۲ء میں پاکستان ہجرت کی اور کچھ عرصہ میرپور رہنے کے بعد ایک سال کراچی میں رہے اور پھر حیدرآباد منتقل ہوگئے اور زندگی کے آخری ایام تک حیدرآباد میں مقیم رہے۔آپ نے حیدرآباد سندھ میں وفات پائی۔آپ مفتی اعظم سندھ کے لقب سے مشہور ہوئے۔

تصانیف آپ نے بے شمار تصانیف کی ہیں چند مشہور درج ذیل ہیں:

أ. **فتاویٰ خلیلیہ:** یہ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے، جس کی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔

ب. **ہمارا اسلام:** یہ کتاب پانچ حصوں پر مشتمل ہے، جس میں اسلامی عقائد اور بنیادی مسائل بیان کیے گئے ہیں۔

ت. **نماز (مکمل):** اس کتاب میں آپ نے نماز کے مسائل کو محققانہ انداز میں بیان کیا ہے۔

ث. **بہار نسواں:** یہ کتاب آپ نے عورتوں کے حقوق و فرائض اور ان کے مسائل پر تحریر کی ہے۔

ج. **سنی بہشتی زیور:** یہ کتاب بھی بنیادی طور پر خواتین اسلام سے متعلق ہے، لیکن اس میں ان کے مسائل کے ساتھ ساتھ عقائد اور باطل فرقوں کا تعارف و تعاقب بھی کیا گیا ہے۔

ح. **امام غزالی حیات و خدمات:** یہ کتاب امام غزالیؒ کی حیات و خدمات پر ہے، خاص طور پر اس میں ان کی تصوفانہ زندگی کو اجاگر کیا گیا ہے۔

7. سید سلیمان بن ابو الحسن: (۱۸۸۴ء تا ۱۹۵۳ء)[24]

آپ ضلع پٹنہ میں بروز جمعۃ المبارک پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے ایک معلم خلیفہ انور علی اور پھر مولوی مقصود اکھدوی سے حاصل کی اور پھر میزان ومنشعب اپنے بڑے بھائی سید ابو حبیب سے پڑھی اور پھر مزید تعلیم کے لیے اپنے والد ماجد کے ساتھ اسلام پور تشریف لے گئے۔ 1901ء میں دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں داخل ہوئے اور پانچ سال تک تعلیم حاصل کی۔ ندوۃ العلماء میں جن اساتذہ سے تلمذ حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ان کے نام یہ ہیں۔ مفتی عبد الطیف سنبھلیؒ، سید علی زینبیؒ، علامہ شبلی نعمانیؒ، مولانا حفیظ اللہ اعظمیؒ، مولانا محمد فاروق چریا کوٹیؒ اور حکیم عبد الحیؒ۔ تمام اساتذہ آپ سے محبت فرماتے مگر شبلی نعمانیؒ کی خصوصی نظر تھی۔ پاکستان کے قیام کے بعد 14 جون 1950ء کو پاکستان میں کراچی شہر تشریف لے آئے۔ اور یہاں پر نظام اسلام کے لیے دن رات کوششیں کیں۔ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی وفات کے بعد جمیعت علماء اسلام کے صدر بھی منتخب ہوئے۔ 1953ء کو آپ اس دارِ فانی سے رخصت ہوگئے۔ آپ کی نماز جنازہ جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ ڈاکٹر عبد الحیؒ نے پڑھائی۔ اسلامیہ کالج جمشید روڈ کراچی کے احاطہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

تصنیفی خدمات آپ کی چند اہم تصانیف درج ذیل ہیں:

اُ. **تاریخ ارض القرآن:** یہ کتاب دراصل آپ کی مایہ ناز کتاب سیرت النبی ﷺ کا مقدمہ تھا، لیکن زیادہ طویل ہونے کی وجہ سے مستقل کتاب بن گئی ہے۔

ب. **لغات جدیدہ:** عربی زبان میں دن بدن بڑھتی وسعت کے پیشِ نظر یہ کتاب آپ نے دو جلدوں میں ترتیب دی، جو قدیم ذخیرہ الفاظ کے ساتھ ساتھ جدید الفاظ پر محیط ہے۔

ت. **سیرت النبی ﷺ:** ہر مصنف کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کے قلم سے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر کچھ لکھا جائے، اسی خواہش کے پیشِ نظر آپ نے یہ کتاب تصنیف فرمائی۔ یہ کتاب دراصل علامہ شبلی نعمانی کی شروع کردہ تھی لیکن اس کی تکمیل و ترتیب آپ نے کی۔

ث. **خطبات مدراس:** اکتوبر 1925ء میں مدراس مسلم ایجوکیشن کی دعوت پر آپ نے مدراس کا سفر کیا۔ وہاں آٹھ خطبات دیئے جو خطبات مدراس کے نام سے چھپے ہیں اور کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی ہوا۔

ج. **سیرت عائشہ رضی اللہ عنہا:** ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی سوانح پر یہ بہترین کتاب ہے۔

ح. **حیات شبلیؒ:** اپنے استاد علامہ شبلی نعمانیؒ کی سوانح عمری پر 846 صفحات پر مشتمل یہ کتاب لکھی ہے۔ سوانح کے ساتھ ساتھ اس میں بہت اہم مضامین بھی شامل ہیں۔

8. عبدالغنی بن عبدالوہاب بن امانت اللہ: (۱۹۳۹ء-۱۹۶۳ء)[25]

آپ 1939ء کو اعظم گڑھ کے ایک گاؤں میں بہ چھاؤں میں پیدا ہوئے، مگر آپ کی عمر کا اکثر حصہ پھولپور میں گزرا۔ اس وجہ سے آپ بھولپوری کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ بھولپور بہ چھاؤں سے گیارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ آپ نے خانپور میں مدرسہ جامعہ العلوم میں مشکوٰۃ تک تعلیم حاصل کی۔ مدرسہ عالیہ رام پور سے درس نظامی کی سند حاصل کرنے کے بعد آپ گاؤنی تشریف لے گئے، جہاں پر مولانا ماجد علی جونپوریؒ جو حدیث میں مولانا محدث گنگوہی کے شاگرد تھے اور مولانا یحیٰ (شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کے والد) کے ساتھ دو سال میں دورہ حدیث کی تکمیل کی۔ ان سے بھی احادیث پڑھیں اور پھر مولانا فضل حقؒ کی خدمت میں رہ کر دو سال مزید پڑھائی کی۔

قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد پاکستان تشریف لے آئے اور کراچی ہی میں آخری وقت تک قیام کیا اور کراچی ہی میں انتقال ہوئے۔ آپ پاپوش نگر کے قبرستان میں بوقت بارہ بجے رات کو زیر خاک کر دیئے گئے۔

تصانیف

اَ. **اصول الوصول:** یہ کتاب حضرت تھانویؒ کے حکم سے تالیف فرمائی۔ اس کتاب میں فیوض اشرفیہ اور مطب اشرفی کے نسخے رسالہ کی صورت میں جمع کیے ہیں۔ حضرت تھانویؒ نے کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اس کتاب کو اپنے خانقاہ تھانہ بھون میں داخل درس نصاب فرمایا تھا۔ آپ کے ملفوظات کی روشنی میں چند تصانیف منصۂ شہود پر آئی ہیں جو اگرچہ براہِ

راست آپ کی تصانیف نہیں ہیں لیکن وہ آپ ہی کے ملفوظات ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

ب. **معیت الٰہیہ:** یہ کتاب حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے حضرت مولانا عبد الغنیؒ کے ملفوظات کی روشنی میں تحریر فرمائی۔ اس کتاب میں یہ بتایا گیا کہ قرب خداوندی کے حصول کے لیے محض ذکر و فکر اور علم و کتب بینی کافی نہیں ہے، بلکہ اللہ والوں کی صحبت بھی ضروری ہے۔

ت. **ملفوظات حصہ اول دوم:** اس کتاب میں بھی حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحبؒ نے حضرت عبد الغنی بھولپوریؒ کی مختلف مجالس کے ارشادات جمع کئے ہیں۔

ث. **براہین قاطعہ:** اس کتاب میں حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نے حضرت شاہ عبد الغنی صاحبؒ کی تقاریر کو جمع کیا ہے۔ اس میں اللہ کی وحدانیت، رسالت اور قیامت کے آنے کی عقلی طور پر بحث کی گئی ہے، جس کا انکار ملحدین بھی نہیں کر سکے۔

ج. **صراط مستقیم:** اس کتاب میں اللہ کی معرفت اور محبت کے بارے میں بہت اچھے مضامین ہیں۔

9. ظفر احمد بن لطیف احمد بن نہال احمد: (۱۸۹۲ء تا ۱۹۷۴ء)[26]

آپ دیو بند ضلع سہانپور میں پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں قرآن پڑھنا شروع کیا اور ناظرہ قرآن آپ نے دیو بند مدرسہ میں حافظ محمد صاحب اور حافظ غلام رسول صاحب کے پاس پڑھا اور حفظ قرآن تو آپ نے جوان ہو کر کیا جب کہ آپ کی عمر 34 سال کی تھی چھ ماہ کے عرصہ میں مولانا حافظ عبد اللطیف سے حفظ کی تکمیل کی۔ نو سال کی عمر سے درس نظامی کی ابتدائی کتابیں بھی آپ نے دار العلوم دیو بند میں پڑھنا شروع کر دی تھیں۔ بعد ازاں مولانا اشرف علی تھانویؒ نے آپ کو جامع العلوم میں داخل کر دیا جہاں پر پہلے حضرت تھانویؒ خود بھی پڑھا چکے تھے اور ان کے شاگردوں کا فیض جاری تھا جس میں مولانا محمد اسحاق پردوانی اور مولانا محمد رشید کانپوری نے پوری توجہ دی۔ اس مدرسہ میں آپ نے درس نظامی کی کتابیں پڑھیں اور دورہ حدیث بھی یہیں سے کیا۔ آپ نے اس کے بعد مظاہر العلوم میں داخلہ لیا اور مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ سے خصوصی کسبِ فیض کیا۔ قیام پاکستان کے بعد آپ پاکستان ہجرت کر آئے اور یہاں مختلف مدارس میں رہے، بالآخر آپ ۱۹۷۴ء کو کراچی میں اس دارِ فانی سے رخصت ہوگئے۔ آپ کو پاپوش نگر قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔

تصانیف آپ کی تصنیفی خدمات ایسی ہیں کہ جو آج کے دور میں بڑی بڑی اکیڈمیاں سالہا سال کی محنت اور لاکھوں روپے خرچ کر کے بھی انجام نہیں دے سکتیں۔ آپ کو اللہ نے تمام علوم و فنون میں کمال عطا فرمایا، مگر علم حدیث اور علم تفسیر اور علم فقہ

میں آپ کی تصانیف بے نظیر ہیں۔

اَ. **علم حدیث:** اس میں آپ نے اعلاء السنن تصنیف فرمائی جو اٹھارہ ضخیم جلدوں کے علاوہ دو مقدمے جن کا نام انحصار السکن اور انجاء الوطن کے ساتھ، تقریباً چھ ہزار صفحات پر مشتمل ہے یہ کتاب بیس سال کے عرصہ میں لکھی گئی۔ اس میں احادیث کو فقہی ابواب کی ترتیب سے جمع فرمایا ہے۔ فقہ حنفی کے مسائل کے مستدلات احادیث سے بتلائے ہیں۔

ب. **علم فقہ:** علم فقہ میں ان کی عظیم یادگار ان کے فتاویٰ "امداد الاحکام" کا مجموعہ ہے، جب حکیم الامت نے فتویٰ لکھنا چھوڑ دیا تھا تو خانقاہ تھانہ بھون میں آنے والے تمام سوالات کا جواب حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ ہی لکھا کرتے تھے۔ جو سات ضخیم رجسٹروں میں محفوظ ہیں اور اب یہ پانچ ضخیم جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔

ت. **علم تفسیر:** علم تفسیر میں آپ کی عظیم یادگار احکام القرآن ہے۔ یہ کتاب بھی حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے فرمانے پر شروع کی گئی تھی۔ واضح رہے کہ احکام القرآن کو چار حضرات نے مل کر مکمل کیا ہے۔ پہلی دو جلدیں (سورۃ فاتحہ سے سورۃ نساء تک) یہ حضرت مولانا ظفر احمد تھانویؒ نے لکھی ہیں۔ درمیان کی دو جلدیں مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیعؒ صاحب نے لکھیں اور آخری جلد مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے لکھی۔

10. محمد شفیع بن محمد یاسین: (۱۸۹۷ء تا ۱۹۷۶ء)[27]

آپ قصبہ دیوبند ضلع سہارنپور میں پیدا ہوئے۔ پانچ سال کی عمر میں آپ نے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنی شروع کی۔ اور پھر قرآن مجید کے بعد فارسی کی کتابیں اپنے والد ماجد مولانا محمد یاسینؒ سے پڑھیں اور حساب، ریاضی اور دوسرے فنون کی کتابیں اپنے چچا مولانا منظور احمد سے پڑھیں۔ سولہ سال کی عمر میں آپ نے دار العلوم دیوبند میں ہی درس نظامی کے لئے داخلہ لیا اور امتحانات میں انعامی نمبرات سے پاس ہوتے رہے۔ آپ نے دار العلوم دیوبند میں ہی اپنی تعلیم کی تکمیل کی اور دار العلوم ہی سے سندِ فراغت حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں امام العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ، مفتی اعظم ہند مولانا عزیز الرحمٰن عثمانیؒ، شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا سید اصغر حسین دیوبندیؒ، مولانا اعزاز علیؒ، مولانا مجیب الرحمٰن عثمانیؒ اور مولانا رسول خان ہزارویؒ وغیرہ شامل ہیں۔ آپ نے دیوبند میں ہی تدریس کا آغاز کیا اور قیام پاکستان کے بعد آپ کراچی ہجرت کر آئے اور یہاں دینی علوم کی نشر واشاعت میں مشغول ہو گئے۔ آپ جامعہ دار العلوم کراچی کے بانی ہیں۔ آخر عمر کے چار سال میں امراض و عوارض لگے رہے۔ بالآخر 5، 6 اکتوبر 1976ء کی درمیانی شب کو آپ نے رحلت فرمائی۔ آپ کو دار العلوم

کورنگی کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

تصانیف اللہ جل شانہ نے مفتی صاحبؒ کو تصنیف کا ایک خاص ملکہ عطا فرمایا تھا اور یہ آپ کا محبوب مشغلہ بھی تھا۔ آخر میں زیادہ تر وقت اسی میں مصروف رہتا تھا۔ آپ کے قلم سے تقریباً سو سے زائد تصانیف وجود میں آئیں۔ جن میں اسلام کا نظام اراضی، جواہر الفقہ، مقام صحابہ، سیرت خاتم الانبیاء، کشکول، احکام القرآن، فتاویٰ دار العلوم دیوبند اور قرآن مجید کی تفسیر معارف القرآن بہت مشہور ہیں۔

نتائج البحث

پاکستان کے چاروں صوبوں میں علمی اعتبار سے جو شخصیات صوبہ سندھ کے حصہ میں آئی ہیں وہ کسی اور صوبے کے حصہ میں نہیں آئیں۔ صوبہ سندھ کی سرزمین عام طور پر صوفیاء کرام کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سندھ کے علاقہ میں تصوف اور صوفیاء کرام کی ایک اچھی خاصی تعداد رہی ہے اور موجود ہے، لیکن اسی صوبہ سندھ میں علمی و تحقیقی خدمات سرانجام دینے والے علماء کرام کی بھی کمی نہیں ہے۔ پاکستانی معاشرے میں جن کی علمی و تحقیقی خدمات کی مثال پیش کرنا مشکل ہے۔ ان میں سے صرف دس حضرات کا تذکرہ اس علمی دنیا کے بحرِ بے کنار سے یکے از مشت کے برابر ہے، لیکن ان کی ذکر کردہ خدمات تحقیقی دنیا میں بے راہ روی، فرقہ واریت اور نفرت سے ہٹ کر امت مسلمہ کے لئے سوچ و فکر کی راہیں ہموار کرتی ہیں جو محققین اسلام کے لئے ایک بے مثل مشعل راہ ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 پاکستان کے چار صوبوں میں سے ایک صوبہ ہے، جو برِصغیر کے قدیم ترین تہذیبی ورثے اور جدید ترین معاشی و صنعتی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ سندھ پاکستان کا جنوب مشرقی حصہ ہے۔ سندھ کی صوبائی زبان سندھی اور صوبائی دار الحکومت کراچی ہے۔

2 وفائی، دین محمد، تذکرہ مشاہیر سندھ (سندھ: سندھی ادب بورڈ، جام شورو، حیدرآباد، 1991ء)

3 پھلپوٹو، محمد رمضان، خدمات علماء سندھ اور جمعیت العلماء (سندھ: جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ، 2017ء)

4 اسکندر، ڈاکٹر عبدالرزاق، مشاہدات وتاثرات (عالم اسلام کی چند عظیم شخصیات کا تذکرہ) (کراچی: مکتبہ الایمان، 2016ء)

5 قادری، صاحبزادہ فرید الدین، سندھ کے اکابرین قادریہ کی علمی و دینی خدمات، مقالہ برائے پی ایچ ڈی، شعبہ تقابل ادیان واسلامک

کلچر (سندھ: یونیورسٹی جامشورو، 1996ء)

6 برکاتی، احمد میاں، تذکرہ مشائخ برکاتیہ (لاہور: زاویہ پبلشرز، داتادربار مارکیٹ، 2017ء)

7 رحمان علی، تذکرہ علمائے ہند (کراچی: پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، بیت الحکمۃ، 1961ء)

8 بھٹی، محمد اسحاق بھٹی، فقہائے ہند (لاہور: ادارہ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ (س۔ن)

9 مجددی، محمد اقبال مجددی، تذکرہ علماء و مشائخ پاکستان (لاہور: پروگریسو بکس، 2013ء)

10 میاں، سید محمد میاں، علماء ہند کا شاندار ماضی (لاہور: جمعیہ پبلیکیشنز وحدت روڈ، 2005ء)

11 قاسم محمود، انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا (لاہور: الفیصل ناشران وتاجران کتب (س۔ن)

12 قادری، محمد عبدالحکیم اشرف قادری، تذکرہ اکابر اہلِ سنت (پاکستان) لاہور: شبیر برادرز پبلشرز، اردو بازار، 1986ء) ص: 210-214

13 بھارت کی ریاست اتر پردیش سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا دار الحکومت بریلی شہر ہے اور اس کو چھ انتظامی ٹکڑوں یا تحصیلوں: اونالا، اتر پردیش، بہیری، بویلی شہر، فرید پور، میر گنج اور نواب گنج میں تقسیم کیا گیا۔ ضلع بریلی بریلی ڈویژن کا حصہ ہے۔ بریلی شریف دریائے گنگا کے کنارے خوبصورت شہر ہے۔

14 فیض آباد بھارت کی ریاست اتر پردیش میں واقع ایک شہر ہے۔

15 پاکستان کا سب سے بڑا شہر اور صنعتی، تجارتی، تعلیمی، مواصلاتی واقتصادی مرکز ہے۔ کراچی دنیا کا چھٹا بڑا شہر ہے. کراچی پاکستان کے صوبہ سندھ کا دارالحکومت ہے۔ شہر دریائے سندھ کے مغرب میں بحیرہ عرب کی شمالی ساحل پر واقع ہے۔ پاکستان کی سب سے بڑی بندرگاہ اور ہوائی اڈا بھی کراچی میں قائم ہے۔

16 ملتان پاکستان کے صوبہ پنجاب کا ایک اہم شہر ہے۔ یہ شہر دریائے چناب کے کنارے آباد ہے۔ آبادی کے لحاظ سے یہ پاکستان کا پانچواں بڑا شہر ہے۔ یہ ضلع ملتان اور تحصیل ملتان کا صدر مقام بھی ہے۔ بقیہ تحصیلوں میں تحصیل صدر، تحصیل شجاع آباد اور تحصیل جلال پور پیروالہ شامل ہیں۔

17 آگرہ ہندوستان کی شمالی ریاست اتر پردیش کا اہم شہر ہے۔ اس کا پرانا نام اکبر آباد تھا۔ مغلیہ دور بالخصوص شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کے زمانے میں یہ دار السلطنت رہا ہے۔

18 تذکرہ اکابر اہلِ سنت (پاکستان)، ص: 202-209

19 دلی اور رسمی طور پر دہلی قومی دار الحکومتی علاقہ جسے مقامی طور پر دِلّی کہا جاتا ہے، بھارت کی دار الحکومتی عملداری ہے۔ یہ تین اطراف سے ہریانہ سے گھرا ہوا ہے جبکہ اس کے مشرق میں اتر پردیش واقع ہے۔ یہ بھارت کا مہنگا ترین شہر ہے۔ اس کا

رقبہ 1،484 مربع کلومیٹر (573 مربع میل) ہے۔25 ملین آبادی پر مشتمل یہ شہر ممبئی کے بعد بھارت کا دوسرا اور دنیا کا تیسرا سب سے بڑا شہری علاقہ ہے۔

20 تذکرہ اکابر اہلِ سنت (پاکستان)، ص:188-190

21 نوری، ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری، فقہائے سندھ کی علمی خدمات کا تحقیقی جائزہ (کراچی: شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی (س۔ن) ص:227

22 عزیز الرحمٰن، تذکرہ حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ (کراچی: زوار اکیڈمی پبلیکیشنز، ناظم آباد، 2015ء) ص:15-60

23 خان، محمد خلیل خان، سنی بہشتی زیور، از مقدمہ مفتی احمد میاں برکاتی (لاہور: فرید بک سٹال اردو بازار (س۔ن) ص:21-25

24 ندوی، شاہ معین الدین ندوی، حیاتِ سلیمان (علی گڑھ: دار المصنفین شبلی اکیڈمی، 2011ء) ص:6-30

25 صدیقی، محمد حسین صدیقی، تذکرہ مشاہیر علماء کراچی (ان کی علمی و دینی خدمات) (کراچی: : مکتبہ حسان 2005ء) ص:22-30

26 نفس مصدر: 39-49

27 بخاری، حافظ محمد اکبر شاہ بخاری، مفتی اعظم پاکستان کے مشہور خلفاء و تلامذہ (کراچی: مکتبہ دار العلوم 2011ء) ص:29-35